https://www.ataunnabi.com

arshia

رباعیاتِ غالب

(غالب کی فارسی رباعیوں کا منظوم ترجمہ)

رباعیاتِ غالب
التفات امجدی

التفات امجدی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیاتِ غالب

(غالب کی فارسی رباعیوں کا منظوم ترجمہ)

التفات امجدی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

غالبؔ نام آورم، نام و نشانم مپرس
هم اسداللہ ام و هم اسداللّٰهیم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

رباعیاتِ غالب

(غالب کی فارسی رباعیوں کا منظوم ترجمہ)

التفات امجدی

دارالاشاعت خانقاہ امجدیہ سیوان (بہار)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

© التفات امجدی

نام کتاب	:	رباعیاتِ غالبؔ (غالبؔ کی فارسی رباعیوں کا منظوم ترجمہ)
مترجم	:	التفات امجدی
سنہ اشاعت	:	۲۰۲۳ء
صفحات	:	۱۲۸
تعداد	:	۴۰۰
کمپوزنگ	:	عبدالوہاب قاسمی
قیمت	:	۲۵۰
مطبع	:	ایچ.ایس. آفسیٹ، دہلی
سرورق	:	ٹیم عرشیہ پبلی کیشنز دہلی
زیرِ اہتمام	:	عرشیہ پبلی کیشنز دہلی
ناشر	:	دارالاشاعت خانقاہ امجدیہ سیوان (بہار)
رابطہ	:	**Khanquah Amjadia** Station Road, Siwan 841226 (Bihar) Mob : 9934497795-9708188355 Email : iltefatamjadi95@gmail.com

Rubaiyate-Ghalib
Translated by Dr. Iltefat Amjadi
1st Edition : 2023 Price 250/-
ISBN : 978-81-19533-46-6

ملنے کے پتے

- بک امپوریم، اُردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ۔ +91 9304888739
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ 011-23260668
- شب خون کتاب گھر، پریاگ راج، یو. پی. +91-532-2622693
- راعی بک ڈپو، 734 اولڈ کٹرہ، پریاگ راج، یو. پی. +91 7905454042
- ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ +91 9358251117
- کتاب دار، ممبئی +91 9869321477

arshia publications
A-170, Ground Floor-3, Surya Apartment, Dilshad Colony, Delhi - 110095 (INDIA)
Mob: +919971775969, +919899706640 Email: arshiapublicationspvt@gmail.com

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

انتساب

عصرِ حاضر میں جہانِ طب کی عبقری شخصیت
پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن
اور
اردو و فارسی زبان و ادب کے ممتاز محقق و ناقد
محترم پروفیسر سید حسن عباس
کے نام

وصفِ رخسارۂ خورشید ز خفاش مپرس
کہ دراین آینہ صاحب نظراں حیرانند
(حافظؔ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فہرست

- مقدمہ — ڈاکٹر سید شاہ مظفر الدین بلخی فردوسی 13
- سید التفات امجدی: ایک تعارف ——— مولانا محمد ولی اللہ محمد آبادی 21

1	غالبؔ آزادۂ موحّد کیشم	غالبؔ! میں موحّد بھی ہوں آزاد بھی ہوں	25
2	غالبؔ بہ گہر ز دودۂ زادشمم	غالبؔ نسلاً ہوں میں بہزادِ شمم	26
3	شرط ست کہ بہر ضبط آداب و رسوم	ہے شرط برائے ضبطِ آداب و رسوم	27
4	راہے ست زعبد تا حضور اللہ	بندے کے لیے ہے راستہ اک تا اللہ	28
5	شرط ست بد ہر در مظفر گشتن	دنیا میں جسے بھی ہو مظفّر ہونا	29
6	سائل زگدا بجز ملامت نبرد	سایل نہ دے سایل کو ملامت کے سوا	30
7	ہر چند کہ زشت و ناسزا ئیم ہمہ	ہر چند گنہ گار و خطا کار ہیں ہم	31
8	آن مرد کہ زن گرفت دانا نبود	کی شادی تو ہو صاحبِ قسمت کیسے	32
9	آن را کہ عطیّۂ ازل در نظر ست	انساں کے لیے رب کی سخاوت ہے اور	33
10	آن خستہ کہ در نظر بجز یارش نیست	محبوب سے ہٹتی نہیں عاشق کی نظر	34
11	چر گر کہ ز زخمۂ زخم، بر چنگ زند	مضراب سے ہیں تار تو لرزاں بیشک	35
12	با دست غم آن باد، کہ حاصل ببرد	غم حاصلِ ہستی کو اڑا دیتا ہے	36
13	گیرم کہ ز دہر رسمِ غم برخیزد	دنیا سے اگر رسمِ ستم اٹھ جائے	37

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

14	جانیست مرا، زغم شمارے دروے	کرتی ہے مری روح مرے غم کا شمار	38
15	بردل ازدیدہ فتحِ باب ست این خواب	یہ خواب ہے پیغامِ خوشی کی تنویر	39
16	بینائی چشمِ مہر و ماہ ست این خواب	مہر و مہ و انجم کی ہے بینائی خواب	40
17	این خواب کہ روشناسِ روزش گویند	آنکھوں میں رہے جلوہ نما روز یہ خواب	41
18	خوابے کہ فروغِ دین از و جلوہ گر ست	جو خواب دکھاتا ہو ترقی کی ڈگر	42
19	خوابے کہ بود نشانِ بختِ فیروز	وہ خواب تو ہے نشانِ بختِ فیروز	43
20	شاہا! ہر چند وایہ جوئے آمدہ ام	اے شاہ گدا بن کے یہاں آیا ہوں	44
21	در سینہ زغم زخم سنانے دارم	غم سینے میں ہے زخمِ سناں کی صورت	45
22	شاہیم زبانہ افسر، و داغ اورنگ	ہے شعلۂ آتش مرا تاجِ اورنگ	46
23	قانع نیم، ار بہشت نیزم بخشند	قانع نہیں ہوں گا جو عطا ہو جنّت	47
24	اوراست، اگر ہزار چیزم بخشند	ہر چیز اس کی ہے اگر وہ بخشے	48
25	یارب! سودے بروزگاران مارا	دنیا میں ہو وہ فایدہ حاصل مولا	49
26	آنم کہ بہ پیمانۂ من ساقیِ دہر	پیمانے کو میرے یہ کیا ساقیِ دہر	50
27	یارب! بہ جہانیان دلِ خرّم دہ	ہر طالبِ دنیا کو دلِ خرّم دے	51
28	روئے تو بہ آفتاب تابان مانند	چہرہ ترا سورج کی طرح تاباں ہے	52
29	خوش تر بود آبِ سوہنؔ از قند و نبات	پانی لگے سوہنؔ کا مجھے قند و نبات	53
30	در عہدِ تو و من ست دہ ہفت اقلیم	اس دور میں تو خواب ہیں دہ ہفت اقلیم	54
31	گر پرورش مہر نہ زان دل بودے	گھائل نہ اگر عشق میں یہ دل ہوتا	55
32	غالبؔ! روشِ مردمِ آزاد جدا است	غالبؔ ہر اک انساں کی روش ہے آزاد	56
33	منصور، غمش زنکتہ چینان، چہ بود	منصور کو کیا روکے گی ناقد کی ادا	57
34	ہر کس زحقیقت خبرے داشتہ است	جو شخص حقیقت سے ہے اپنی آگاہ	58
35	بسمل کہ سخن طراز، مہر آئین ست	آئین بناتا ہے وفا کا بسمل	59

https://www.ataunnabi.com

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

36	کشتی از موج سوئے ساحل برود	موجوں سے سفینہ چلے ساحل کی طرف	60
37	در عشق بود عرضِ تمنّا مشکل	ہے عشق میں اظہارِ تمنّا مشکل	61
38	نے کشتۂ زخمِ ناوک و شمشیرم	ہوں تیر کا گھائل نہ شکارِ شمشیر	62
39	آن کز اثرِ طمع نشانش آرند	انسان کو جب حرص سزا دیتی ہے	63
40	اَے آن کہ دہی مایہ کم و خواہش بیش	سرمایہ ملا کم تو زیادہ خواہش	64
41	غالبؔ! غمِ روزگار، ناکامم کشت	غالبؔ مجھے آرام نے ناکام کیا	65
42	غالبؔ! بہ سخن گرچہ کست ہمسر نیست	غالبؔ ترے فن کا کوئی ہمسر تو نہیں	66
43	گردیدن، زاہدان، بجنّت گستاخ	جنت میں نظر آتے ہیں زاہد گستاخ	67
44	تا موکبِ شہریار زین راہ گزشت	کوچے سے مرے خسروِ ذیجاہ گیا	68
45	آن را کہ بود درستیِ درفرجام	نیکی ہی ہوا کرتی ہے جس کا فرجام	69
46	زین رنگ کہ در گلشنِ احباب دمید	گلزارِ سخن میں گلِ شاداب آیا	70
47	چون دُرد، تہِ پیالہ باقیست ہنوز	تلچھٹ جو تہِ پیالہ باقی ہے ابھی	71
48	در عالمِ بے زری کہ تلخ ست حیات	ہوتی ہے غریبی میں بڑی تلخ حیات	72
49	غالبؔ غمِ روزگار و بارش نہ کشد	غالبؔ غمِ ہستی نہیں سر پر ڈھوتا	73
50	وقت ست کہ آسمان موجّہ نازد	خوش بختی کہو چرخ اگر ناز کرے	74
51	ہر چند زمانہ مجمعِ جہّال ست	ہر چند کہ یہ دور ہے دورِ جہّال	75
52	ما را نبود رُخے بدین سان کہ تراست	رخ میرا تو ہرگز نہیں تیرے جیسا	76
53	تا مَے کش و جوہرؔ دو سخنور داریم	جب مَے کش و جوہرؔ ہیں سخنور میرے	77
54	دستم بہ کلیدِ مخزنے می بایست	ہاتھوں میں مرے ہوتی کلیدِ مخزن	78
55	ہستم زمۓ اُمید سرمست و بس است	امید کی مے کا ہی اثر ہے کافی	79
56	گر گرد زگنج، گہرے برخیزد	کیا غم ہے اتر جائے جو عشرت کا خمار	80
57	زان دوست کہ جانِ قالبِ مہر و وفاست	وہ دوست جو ہے جانِ اخلاص و وفا	81

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

58	اے دوست! بسوے این فرو ماندہ بیا	فرقت میں تری میں ہوں پریشاں آ جا	82
59	اے آن کہ ہما اسیر دامت باشد	اے وہ کہ ہما تیرے تہِ دام رہے	83
60	شام آمد و رفت سر، بپابوسِ خیال	شام آتے ہی سر پائے تخیل پہ جھکا	84
61	تا کے رَمَدم شفق تراشد از چشم	آنکھوں سے جو بہتا ہے شفق رنگ آنسو	85
62	بر قولِ تو اعتماد نتوان کردن	ہر بات پہ اعتماد نہیں کر سکتا	86
63	گر در طلب دوست بود پاے تو ست غمگین مشو	ہو پانو اگر جستجوئے یار میں سست غمگین نہ ہو	87
64	شب چیست؟ سویدائے دلِ اہلِ کمال	شب کیا ہے سویدائے دلِ اہلِ کمال	88
65	ہر چند شبے کہ میہمانش کردم	جس رات کہ میں نے اسے مہمان کیا	89
66	در کلبۂ من اگر غبارے بینی	دیکھو گے اگر گھر میں مرے اٹھتا غبار	90
67	ہر چند توان بے سر و سامان بودن	ممکن ہے یہاں بے سر و ساماں ہونا	91
68	بازی خورِ روزگار بودم ہمہ عمر	میں زیست کے ہاتھوں کا کھلونا ہی رہا	92
69	باید کہ دلت از غصّہ درہم نشود	غصّے سے سکوں کو کوئی برہم نہ کرے	93
70	اے کردہ بہ آرایش گفتار بسیچ	آرایشِ گفتار ہوئی جس کا بسیچ	94
71	داری چہ ہراس جانستانی از مرگ	تم موت کی تلخی سے کبھی بھی نہ ڈرو	95
72	دانیم کہ آئین شکایت نہ نکوست	میں جانتا ہوں شکوہ بہت ہی ہے برا	96
73	دارم دلِ شاد و دیدۂ بینائے	دل خوش ہوں کہ قایم ہے مری بینائی	97
74	اے کردہ بہ مہر زرفشانی تعلیم	کی مہر کو تو نے زرفشانی تعلیم	98
75	باید کہ جہانے دگر ایجاد شود	اک دوسری دنیا کرے کوئی ایجاد	99
76	تا چند بہنگامہ سلامت باشی	ہنگاموں میں کوئی ہو سلامت کب تک	100
77	اے تیرہ زمین، کہ بودہ بستر من	یہ مادرِ گیتی ہے مری کیوں دشمن	101
78	آن را کہ زدست بے زری پامال ست	ناداری جسے کرتی ہے پست و پامال	102
79	اوراقِ زمانہ در نوشتیم و گزشت	اوراق سیہ کرنا مرا کام رہا	103

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

80	عمریست کہ درخم خمارم ساقی	تا عمر عناں گیرِ خماری ہی رہا	104
81	چون معتبر الدولہ بدان سیرت خوب	تھے معتبر الدولہ زہے سیرت خوب	105
82	اے دادہ بباد عمر، درلہو وفسوس	مانا کہ ہے تو شام وسحر وقفِ فسوس	106
83	از دیر دلم دایہ زہر در می جست	کرتا رہا میں دیر سے اس در کو تلاش	107
84	در بزمِ نشاط خستگان راچہ نشاط	کیا بزم طرب سے فایدہ بدحالوں کو	108
85	در خورِ تبر بود درختے کہ مراست	ہر خواب بہاراں کی خزاں ہے تعبیر	109
86	یارب! نفسِ شرارہ بیزم بخشند	یارب ہو مجھے آہ شرربار عطا	110
87	دی، دوست بزم بادہ ام خواند بناز	کل یار نے محفل میں مجھے بلوایا	111
88	در باغِ مرادِ ما ز بیداد تگرگ	گلشن میں مرادوں کے ہیں اولے پڑے	112
89	غالبؔ چوز ناسازی فرجامِ نصیب	ناسازی جو غالبؔ ہے یہ ہے تیرا نصیب	113
90	بخشید بہ ثاقبؔ سخنور یزداں	بیٹا ملا ثاقبؔ کو بفضلِ یزداں	114
91	امروز کہ روزِ عید و نوروز بود	ہے آج کا دن عید کا نوروز کا دن	115
92	نازم بہ نشاط این چنین برگشتن	اس واپسی کی خوشیوں پہ دل ہے قرباں	116
93	خواندیم سخن ہائے محبت بسیار	ہم نے بھی پڑھا خوب محبت کا کلام	117
94	اے روے تو ہم چو مہر گیتی افروز	چہرہ ہے ترا کہ نیّر گیتی افروز	118
95	اے آنکہ بدہر نام تو شاہ رُخ ست	ہے نام شاہ رُخ اے صاحبِ دل	119
96	جاے کہ ستارہ شوخ چشمی ورزد	قسمت ہی میں لکھا ہو کسی کے جو عذاب	120
97	در کالبدِ شہر روان باز آمد	پھر شہر کے قالب میں چلی آئی جاں	121
98	زین سان کہ ہمیشہ درِ روانی مائیم	اس طور سے رہتے ہیں جو شاداں پیہم	122
99	گویند جہانیان دورویند مگو	ہرگز نہ کہو کہ ہے منافق دنیا	123
100	ہر روز، تنم ز سایہ لرزان گردد	سائے سے بدن رہتا ہے ہر دن لرزاں	124
101	اے پایہ بلند ساز والا جاہی	ہے جاہ وحشم کا گھر ترا تختِ شاہی	125

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

102 آن کیست کہ جسمِ ملک راجان باشد ہے کون وفادار وطن کا تجھ سا 126
103 حق داد بہ سیّد زپۓ انعامش سید کو ملا رب سے بطورِ انعام 127
104 سرتا سر دہر عشرتستانِ تو باد تیرے لیے خوشیوں کا ہو گھر سارا جہاں 128

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مقدمہ

ڈاکٹر سید شاہ مظفر الدین بلخی فردوسی
سجادہ نشین خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ، پٹنہ (بہار)

التفات امجدی شعر وسخن کی دنیا کا ایک معتبر، با اثر اور نمائندہ نام ہے۔ بہت جلد وہ اپنی شاعرانہ خصوصیات اور انفرادیت سے متعارف ہوئے۔ شاعری افتادِ طبع اور فطری ذوق کا حصہ ثابت ہوئی اور ان کی شناخت بن گئی۔ سر برآوردہ علمی اور ادبی شخصیات کی انھیں پزیرائی ملی اور ساتھ ہی عوامی مقبولیت بھی۔ ہر حلقۂ ذوق میں شاعری مقبول اور اثر انداز ہوئی۔ مشاہیر علم وادب نے اسے زیرِ بحث بنایا، خاطر خواہ کلام کیا اور رموز ونکات کو سراہا۔ حسنِ صوت کے اعلیٰ معیار اور ہم آہنگی سے ان کی شاعری اثر انگیز ہوئی۔ خانقاہوں میں اہلِ سماع اور صاحبانِ کیف سرمست و بے خود ہوئے۔ فارسی اور عربی کلام کی تاثیر اردو میں محسوس کی گئی۔

شاعری ہی نہیں، التفات امجدی کی علمی وادبی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ اس کے بہت سے گوشے ہیں۔ نثر میں بھی متعدد کتابیں طباعت پزیر ہوچکیں۔ لیکن ان میں شعر وسخن امتیازی اور نمایاں ہے۔ اب یہ ''رباعیاتِ غالب'' بھی منظوم اردو ترجمہ کے ساتھ ان کی ادبی نگارشات کا قابلِ ذکر حصہ بن گئی۔ ایک تو رباعی کا مشکل ترین مشقِ سخن اور اس میں غالب کا پروازِ تخیّل فارسی کلام میں لیکن التفات امجدی نے بخوبی اسے اردو میں منتقل کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اورسو سے زائد فارسی رباعیوں کی منظوم ترجمانی کی رباعیات کے ہی صنف میں یہ ایک اہم پیش کش ہے جو اہلِ علم وادب کے درمیان گراں قدر نگاہوں سے دیکھی جائے گی۔ رباعی گوئی کا فن کوئی آسان نہیں۔ مشقِ سخن کے اعتبار سے یہ اگر چہ قدیم ترین ہے اور کہنہ مشق استاد شعراء نے اس پر طبع آزمائی کی ہے لیکن دوسرے اصنافِ سخن کے مقابلہ اس کا دائرہ محدود ہی رہا۔ یہ صنف مروّج عام نہ ہوسکی اسی لیے رباعیات میں دواوین وکلیات کی تعداد دوسری اصناف سے کم ہے۔ کیوں کہ یہاں بحر ووزن میں جدّت واختراع کی گنجائش نہیں ہوتی۔ یہ اپنی ہیئت، ساخت اور صنعت میں مخصوص اور روایتی ہے۔ قادرالکلام شعراء نے ہی اسے مشقِ سخن بنایا۔ ماہرین نے جملہ اصنافِ سخن میں اسے مشکل ترین قرار دیا ہے۔ بیشتر شعراء کی رباعیات ان کے مجموعی کلام کا صرف ایک حصہ رہیں۔

اس تناظر میں التفات امجدی کی رباعیات کا ایک اور مجموعہ طباعت پزیر ہے جو ان کی سرکردہ مہمّات ومشکلات اور ارتقائی منزل کو متعیّن کرتا ہے جس میں فارسی، عربی اور اردو کے نمائندہ کلام سے اکتساب، فنّی کنہیات کی باریک رسی اور اس پر تضمین گوئی کی منزل شامل ہے۔ پھر ایک کہنۂ مشق شاعر کی طرح رباعی گوئی کی سرکردہ منزل بھی۔ رباعیات غالب پہلا مجموعہ نہیں۔ بلکہ یہ تسلسلِ مشق سخن کا ہی ایک حصہ ہے۔ رباعیات کے تین مجموعے اس سے قبل بھی شائع ہو چکے ہیں۔

التفات امجدی کی علمی وادبی خدمات سے میں متعارف تو ضرور تھا لیکن راہ ورسم حالیہ دنوں کی ہی ہے۔ براہِ راست ملاقات اور گفت وشنید کا موقع نہ آسکا لیکن ان کی تخلیقات سے میں متاثر ہوتا رہا اور اس نے دل ودماغ اور احساسات پر ایسا نقش بنایا جیسے یہ تعلق نہ جانے کب کا اور دیرینہ ہو۔ شروعات ان کی دو کتابوں ’’سروش غیب‘‘ اور ’’روحِ سماع‘‘ (جلد اوّل) کے تعارف سے ہوئی۔ پھر ایک سلسلۂ ملاقات قائم ہو گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

پہلے تو ان کی علمی و ادبی خدمات ہی پیش نظر تھیں۔ اب شخصیت بھی اثر انداز ہوتی گئی۔ شخصیت کی اصل جاذبیت ان کی خاکساری اور کسرِ نفسی میں نظر آئی۔ بالمشافہ ملاقات سے پہلے گمان بھی ایسا ہی تھا۔ کیونکہ انھوں نے جن چیدہ اور برگزیدہ ہستیوں سے کسبِ فیض کیا۔ ان کے کلام پر تضمین وطبع آزمائی کی۔ موضوعِ سخن بنایا۔ اس کا تقاضہ یہی ہے۔ اور یہ ان کا ہی نہیں بلکہ خود التفات امجدی کا بھی تعارف ہے جس سے ان کا ذوق، رجحان اور شخصیت روشناس ہوتی ہے۔ مزید انھیں جو روحانی مرجعِ فیض اور خاندانی نسبت حاصل ہے اس کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ اس پس منظر میں بھی متعدد کتابیں ہیں جو ان کے زیر تصنیف و تالیف منظرِ عام پر آچکیں۔ ان میں ان کی اپنی آبائی وجدّی خانقاہ امجدیہ سیوان سے شائع ہونے والی سلوک وتصوف کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ اپنی علمی اور پیشہ ورانہ مصروفیتوں کے ساتھ اسے بھی جاری رکھا۔ صرف نظر یا موخر ہونے نہیں دیا اور شعر گوئی بھی اپنے تسلسل کے ساتھ جاری رہی۔ بلکہ ان کی شعری تخلیقات تو بعض تشنہ گوشوں کی تجسیم و تکمیل ہے۔ ایسے متداول کلام جو رواجِ زمانہ ہیں جن کے معدودے چند اشعار ہی معروف عام ہوئے، روح سماع میں وہ مکمل ہیں۔ فارسی اور عربی کے نمائندہ کلام اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ سروش غیب بھی دراصل بہترین کلام کے گہرے ذوق کا مظہر ہے جو تضمین کی صورت میں سامنے آئی۔ فارسی اور عربی کلام کی اردو میں یہ صورت گری ایک اہم اضافہ ہے جس سے ان زبانوں کی اپنی داخلی صنعت اور مسحورکن کیفیت کی لذت ملتی ہے۔ یوں تو تضمین کے نشانات کم و بیش اکثر شعراء کے یہاں موجود ہیں لیکن سروش غیب اس کی ایک اعلیٰ اور مدوّن صورت ہے۔

اسی کے ساتھ رباعی گوئی کا بھی سلسلۂ مشق سخن جاری رہا جو ایک دشوار گزار منزل ہے جس کے زیر و زبر طئے کرنا آسان نہیں۔ اردو فارسی کے کم ہی شعراء نے اس میں طبع آزمائی کی۔ رباعیات کا فن مضمون بندی اور اثر آفرینی میں مقبول تو ہوا لیکن فنّی بندشوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سے مروّج عام نہ ہوسکا۔ رباعی لحن وترنم سے بھی زیادہ ہم آہنگ نہ ہوسکی اور نظم ونثر کا آمیزہ بن گئی۔ اگرچہ یہ مشقِ سخن بہت قدیم ہے۔ تیسری صدی ہجری میں فارسی شاعر رودؔکی سے اس کی ابتدا ہوئی۔ عمرؔ خیام کے زمانہ میں ایک دورِ عروج بھی رہا۔ غزل گوئی کی طرح اسے مقبولیت حاصل ہوئی لیکن رفتہ رفتہ غزل نے اپنی سہل گوئی سے رباعیات کی جگہ لے لی۔ چار مصرعوں کی دو بحروں میں چوبیس اوزان کی پابندی اور اس میں ایک مربوط خیال دراصل شاعر کی فنّی اور فکری صلاحیتوں کا امتحان ثابت ہوا۔ رباعیات کی یہی فنّی مشکلات اسے غزل کی آزاد خیالی اور پراگندہ حالی سے اگر ممتاز کرتی ہے تو دشوار بھی بناتی ہے۔ اسی لیے رباعیات میں عشقیہ مضامین کم اور صوفیانہ وفلسفیانہ مضامین زیادہ ہیں۔

غالب کی طبیعت میں یہ دونوں عناصر موجود ہیں۔ ان کی شاعری میں جہاں کیفیات عشق اور جذبات واحساسات کا فطری اظہار ہے۔ وہاں مضامین بندی میں بھی وہ بلند خیالی کے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ ان کے کلام کی رنگارنگی کو آل احمد سرور نے جلوۂ صدرنگ کہا ہے۔ رباعی گوئی ان کی سرشت وطبیعت کا ہی حصہ ہے۔ وہ اس طرف مائل بھی ہوئے۔ ان کے تخیلات کی بلند پردازی بجاطور پر غزل سے زیادہ رباعی گوئی کی متقاضی تھی اور خود بقول غالب مضامین تو پردۂ غیب سے ان کے خیال میں آیا کرتے ہیں۔ فکر وفلسفہ کے شاعر علامہ اقبال نے بھی انھیں مشہور فلسفی گوئٹے سے تشبیہہ دی اور شاعر تخیل کہا ہے ۔

تیرے فردوس تخیل سے ہے قدرت کی بہار
تیری کشتِ فکر سے اگتے ہیں عالم سبزہ وار

فکری عناصر تو غالب کی غزلیات میں بھی ہیں لیکن منتشر خیالی صورت میں۔ رباعیات میں یہی نظم کی طرح مربوط، جامع اور فکر انگیز ہوکر سامنے آئے۔ غالب نے فارسی کو اظہار فکر کے لیے ترجیح دی۔ وہ اپنے فارسی کلام پر نازاں بھی رہے۔ رباعیات کے لئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

انھیں فارسی ترکیب وصنعت اور الفاظ کی بندش پسند آئی اس لیے کہ فکر کی ترسیل میں الفاظ کا بھی بڑا گہرا ربط ہے۔تخیلات جن الفاظ کے وسیلہ سے آئے ہوں، وہی فطری اور موزوں ہیں۔فکرِانسانی الفاظ کوخود منتخب کرتی ہے۔الفاظ کے ردوبدل میں فکر متاثر نہ ہو، یہ قابلِ لحاظ ہے۔اسی لئے ترجمانی کی ادائیگی آسان نہیں۔مزید کلام بھی منظوم ہواوراس کی ترجمانی بھی منظوم یہ اور بھی مشکل ہے لیکن التفات امجدی نے اسے اردو میں نہایت شگفتگی اور فنّی مہارت سے منتقل کیا ہے۔غالب کے خیالات کو اپنی اردو رباعی میں اچھی طرح پرونے کی کوشش کی ہے۔جہاں ضرورت محسوس کی وہاں ان الفاظ کو برقرار رکھا ہے جو غالب اپنے خیالات کی ادائیگی میں لائے ہیں۔جیسے غالب کی ایک رباعی ہے ؎

امروز کہ روز عید و نوروز بود
روز فرخندہ و دل افروز بود
ہر عیش و نشاطے کہ دراں روز بود
ہر روز ترا ز بخت فیروز بود

اسی رباعی کا منظوم اردو ترجمہ جس میں عروضی معیار کو برتنے کے ساتھ غالب کے اپنے الفاظ ایک خاص سلیقہ سے پیش کئے گئے ہیں ؎

ہے آج کا دن عید کا نوروز کا دن
مسعود و مبارک یہ دل افروز کا دن
ملتا رہے ہر عیش و نشاط دائم
ہردن ہو تجھے قسمتِ فیروز کا دن

رباعی اپنی تعریف میں محض پندونصیحت،حکیمانہ درس اور استقرائی نہیں بلکہ حسّی،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جذباتی اور جمالیاتی کیفیتوں سے بھی عبارت ہے۔کیفیتیں بدلتی ہیں۔دائمی اور استقرائی نہیں ہوتیں۔رباعی بھی بحر و وزن کی شرط کے ساتھ شاعری کے تمام لوازم پورا کرتی ہے۔ التفات امجدی کے یہاں بھی یہ تقاضے اپنی کیفیتوں کے ساتھ موجود ہیں۔الفاظ کی تبدیلی سے فرق واقع نہیں ہوتا۔شعر کی ماہیئت و کیفیت برقرار رہتی ہے۔صرف اندازِ بیان بدل جاتا ہے۔تصرفات لفظی سے کیفیت متاثر نہیں ہوتی۔متناسب،موزوں اور بے ساختہ الفاظ کے استعمال پر انھیں اچھی مہارت ہے۔جیسے ایک رباعی میں اصل اور ترجمہ کا اندازِ بیان مختلف ہے لیکن کیفیت ایک ہی ہے۔اس رباعی میں غالب نے آں خستہ کہہ کر ایک عاشق کی نشان دہی کی ہے،جس کی ایک کیفیت ہے،تو التفات امجدی نے عشق کی اسی کیفیت کو اپنے انداز میں بیان کیا ہے جس میں عاشق مبتلا ہے۔عاشق سود و زیاں سے بے خبر،انجام سے بے پرواہ اور ہمہ وقت معشوق اس کی نظروں میں سمایا ہوا ہے۔یہ اپنے پیرایۂ بیان میں عشق کی دائمی اور استقرائی صورت ہے لیکن ساتھ ہی واقعاتی اور حادثاتی کیفیت سے بھی خالی نہیں، جو شاعری کا لازمہ ہے۔دونوں رباعیوں سے ایک ہی تاثر ملتا ہے۔ایک ہی کیفیت بنتی ہے۔یہ اظہارِ بیان کی قدرت ہے جس میں دائمی حقیقت خود ایک کیفیت کے ساتھ ہوتی ہے۔غالب کے اندازِ بیان میں یہ ایک رباعی ہے ۔

آں خستہ کہ در نظر بجز یارش نیست
با سود و زیاں خویشتن کارش نیست
طالب ز طلب، رہین آثارش نیست
ہر چند حنا برگ دہد بارش نیست

یہی رباعی مترجم کے اندازِ بیان میں مختلف ہو کر بھی ہم آہنگی کا احساس دلاتی اور اسی کیفیت کی بازگشت ہے جو غالب کے پیش نظر ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

محبوب سے ہٹتی نہیں عاشق کی نظر
ہے نفع و ضرر کی نہیں کچھ اس کو خبر
طالب کو غرض اپنے ہی مطلوب سے ہے
ہے برگِ حنا فقط، نہیں اس میں ثمر

اس طرح تصرف کے باوجود التفات امجدی کے یہاں غالب کے مدعائے خیال کی پوری پوری ادائیگی ہے۔صاف،شستہ پیرایۂ بیان میں۔کوئی ابہام واشکال نہیں۔ رباعی مرصع اردو سانچے میں ڈھلی ہوئی۔ جب کہ غالب اپنے خیالات میں ادعا وتعلّی کے شکار رہے۔اپنے خیال سے سمجھوتہ نہیں کیا۔تخیّل کو باقی رکھنے میں عروضی رعایت بھی مجروح ہوتو کوئی حرج نہیں۔جیسا کہ ایک مشہور رباعی پر ماہرینِ عروض کو یہ اعتراض ہے کہ رباعی کا مصرعہ ثانی بے وزن ہے لیکن غالب نے دانستہ اس خطا کو بھی روا رکھا۔یہی نزاکتِ خیال غالب کی گزرگاہِ مشکلات میں سے ہے۔اورالتفات امجدی اس سے بھی گزرے ہیں۔اس طرح کی رباعیوں میں ایک رباعی ہے جس میں ایک لفظ ''رک'' زائد ہے لیکن غالب یہاں رک کی تکرار کو ہی پسند کرتے ہیں۔

دکھ جی کے پسند ہوگیا ہے غالب
دل رک رک کر بند ہوگیا ہے غالب
واللہ کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں
سونا سوگند ہوگیا ہے غالب

ایسی ہی ایک مشکل رباعی اور قطعہ کی مشابہت ہے۔ان میں باہمی یکسانیت کی کئی علامتیں ہیں۔ جیسے قطعہ نگاری میں بھی عموماً وہی چار مصرعے ہیں اور ہر بند میں وہی تسلسل خیال بھی۔اقبال جیسے عظیم شاعر نے بھی اپنے ایک قطعہ کو رباعی میں شمار کرلیا۔جب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

کہ یہ رباعی کے اوزان سے مختلف ہے۔اس کا آخری مصرعہ زبان زدعام ہوااور مقبول ہوکر کئی فارسی کتابوں کا عنوان بن گیا لیکن اہلِ فن نے اسے قطعہ ہی شمار کیا ہے۔صنعت کو سمجھنے اوراس کے تقابل کے لیے بطورِنمونہ پیش ہے ؎

ہزاراں سال با فطرت نشستم
بہ او پیوستم و از خود گسستم
ولیکن سر گزشتم ایں سہ حرفست
تراشیدم ، پرستیدم، شکستم

شاید ان ہی تردداتسے اکثر شعراء رباعی کی طرف مائل نہیں ہوئے۔تنگ دائرہ میں مربوط خیال کو باندھنا آسان نہیں اسی لیے قادرالکلام شعراء سے بھی خطا ہوئی۔ اس مشکل صنف میں طبع آزمائی التفات امجدی کی فنّی وابستگی اوردانستگی کا ثبوت ہے۔یہ کسی شاعرکا ابتدائی مشقِ سخن نہیں ہوتا۔طبع زاد ہونے کے ساتھ شاعر کی ریاضت کا بھی اس میں دخل ہے۔پھر ماہرینِ فن نے ان کی رباعیات پر جورائے زنی کی اورجن ہم عصر مشاہیر رباعی گوشعرا کی صف میں جگہ دی ہے وہ التفات امجدی کی فنّی صلاحیتوں پر مزید حرف سند ہے۔امید ہے کہ ان کی دیگر تصانیف کی طرح رباعیات غالب کوبھی وہی مقبولیت حاصل ہوگی۔ یوں تو اکثر اصناف میں انھوں نے طبع آزمائی کی لیکن صنف رباعی میں ان کا مقام ایک اختصاص کے ساتھ نمایاں ہوا ہے۔التفات امجدی کی رباعیات کا یہ مجموعہ علم وادب کی دنیا میں ایک اہم پیش رفت ہے جو غالب کی فارسی شاعری اوراس کی بلندئ فکر کواردو میں سمجھنے کا موقع فراہم کرے گا۔فکر غالب رباعیات کے سانچے میں ڈھل کرتادیر باقی رہے گی اوراہلِ فکرونظر کے لیے مفید ہوگی۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سید التفات امجدی ــــ ایک تعارف

مولانا محمد ولی اللہ محمد آبادی

اگر چہ التفات امجدی ایک ایسے بزرگ اور عارف باللہ خاندان کے فرد ہیں۔ جس کو علاقے کا ہر فرد بشر جانتا ہے۔سیوان شہر میں خانقاہ امجدیہ عرصۂ دراز سے مرجع خلائق ہے۔اس خانقاہ کے بانی حضرت مولانا سید شاہ تصدق علی اسدؔ میرٹھی ثم سیوانی ہیں۔یہی التفات امجدی کے جدِّ محترم ہیں اور والد کا اسم گرامی حضرت سید شاہ صغیر احمد امجدی رحمت اللہ علیہ ہے۔جن کا سالِ وصال ۱۴ر ستمبر ۲۰۰۲ء ہے۔التفات امجدی انھیں بزرگ کے لختِ جگر ہیں۔ان کے خاندان کے تفصیلی حالات کو بیان کرنے سے بخوف طوالت احتراز کیا گیا جن کا تفصیلی ذکر ارشاد اعظم واحد جلد دوم میں موجود ہے۔

التفات امجدی کی پیدائش خانقاہ امجدیہ سیوان میں میں ۱۲ر فروری ۱۹۸۱ء کو ہوئی۔والدین نے ان کی پرورش و پرداخت نہایت شفقت و محبت سے کی۔اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے والد محترم سید شاہ صغیر احمد صاحب قدس سرہٗ کی سرپرستی میں کیا۔والد ہی ان کے معلم اوّل ہیں۔ انھوں نے میٹریکولیشن امتحان ڈی۔اے۔وی۔ ہائی اسکول سیوان ۱۹۹۶ء میں شریک ہوئے اور کامیابی حاصل کی ۔انٹرمیڈیٹ ڈی۔اے۔ وی۔ کالج سے ہی کیا۔اس کے بعد زیڈ۔ایچ ۔یونانی میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور ۲۰۰۷ء میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بی۔یو۔ایم۔ایس کی ڈگری حاصل کی۔والدہ ماجدہ طائفہ خاتون نے بھی اپنے فرزند ثانی التفات کی ذہنی اور روحانی تربیت میں حصّہ لیا۔ایسے صوفیانہ اور مذہبی ماحول میں ان کی پرورش و پرداخت ہوئی جس کی وجہ سے یہ بچپن ہی سے سعادت مند، خدمت گزار، منکسر المزاج اور مہذب وشائستہ ہیں اور حصول علم ودانش کی طرف مائل تھے۔عام بچوں کی طرح لہوولعب سے کنارہ کش رہا کرتے تھے۔اس کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے عصری تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور اُردو میں ایم۔اے کی سند سے سرفراز ہوئے اور طب یونانی میں بی۔ی۔ایم۔ایس کیا۔تعلیم سے فراغت کے بعد ۲۰۰۸ء سے زیڈ۔ایچ۔ یونانی میڈیکل کالج واسپتال میں لکچرار کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا اور ۲۰۱۵ء سے بہار گورنمنٹ کے محکمۂ صحت میں سیوان ضلع کے ’’دروندا بلاک ہسپتال‘‘ میں میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے متعین ہیں۔

انھوں نے صرف غمِ روزگار کو ہی دور کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ فکر آخرت سے بھی غافل نہیں رہے اور روحانی تعلیم کے لئے اپنے والد ماجد کے سلسلۂ بیعت وارشاد میں داخل ہوئے اور بہت جلد خرقۂ خلافت سے بھی نوازے گئے۔ان کا سلسلۂ تصوّف چشتیہ صابریہ امجدیہ ہے۔لیکن ان کے جدِّ محترم سلسلۂ قادریہ سے بھی منسلک رہے تھے اور دوسرے سلاسل سے بھی ان کا تعلق قائم ہے۔

سید التفات امجدی ایک ایسے شائستہ، مہذب، سنجیدہ اور اہلِ علم کے قدردان شخص ہیں جس کی مثال موجودہ زمانے میں ملنا مشکل ہیں نہیں کمیاب ہے۔عہد حاضر کے نوجوان خصوصاً مسلمان نوجوان علم وادب سے بیگانہ، تہذیب وشائستگی سے ناآشنا اور اخلاق وآداب سے اس قدر بے بہرہ ہیں کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔التفات اپنے اخلاقِ کریمانہ اور خاکساری سے صرف اپنوں کے ہی عزیز نہیں بلکہ غیروں کی نگاہ میں بھی معزز ہیں۔بے صلہ وثواب سب کی خدمت کے لیے تیار رہتے ہیں۔بے غرضی اور بے نفسی ان کا شیوہ ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

خصوصاً جب سے ان کا رابطہ مجھ سے قائم ہوا ہے۔انھوں نے میری کتاب ''اسلام میں تصوّف کا آغاز وارتقاء'' کی کمپوزنگ پٹنہ میں کرائی۔اس کے لئے ان کوکئی بار پٹنہ آنا جانا پڑا۔اوراس کام کوانھوں نے اس خوبی،خوش اسلوبی،بےغرضی سے کیا کہ دوسرا شخص اس کو ہرگزنہیں کرسکتا تھا۔اورتعریف یہ کہ اس کا مجھ سےکوئی معاوضہ یا آمدورفت کا کوئی خرچ نہیں لیا۔ان کی اس خدمت گزاری کا میں ہمیشہ ممنون رہوں گا۔کمپوزنگ کے بعد کتاب کے مسودہ کوعرشیہ پبلی کیشن کودہلی بھیجااوردہلی سے کتاب چھپ کرسیوان آئی تواس کو میرے غریب خانہ محمدآباد ڈیمپوکرکے پہنچایا۔اس طرح مجھےانھوں نے ساری زحمتوں سے بچادیا۔ میں جناب ظفرکمالی صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انھوں نے میرا تعارف ایسے کارآمد شخص سے کرایا کہ ایساانسان آج کے دورمیں نہیں مل سکتا۔

التفات امجدی میرے پاس جب بھی آتے ہیں،تو دوچار فارسی اشعار کا ترجمہ کرانے کے لیےبھی لاتے ہیں۔ میں ان کے کام کوکرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میں ایک کم علم آدمی ہوں۔ان کومیرے متعلق خوش فہمی ہے کہ میں فارسی بہت جانتاہوں۔لیکن یہ تو میں ہی جانتاہوں کہ میں کتنافارسی داں ہوں۔

وہ اپنے بزرگوں،استادوں اور درازعمروں سے بہت ہی عاجزی اور خاکساری سے ملتے ہیں۔ان کی باتوں کوتوجہ سے سنتے ہیں۔خندہ پیشانی سے جواب دیتے ہیں۔ان کے چہرے سےکبھی تلخی اورناخوش گواری کااحساس نہیں ہوتا۔

شعرگوئی کا آغاز ۱۹۹۵ء سے کیا جبکہ یہ صرف پندرہ سال کے تھے اوردسویں جماعت کے طالب العلم تھے۔ان کے ذوق شعری کی بالیدگی گھر کے خانقاہی ماحول میں ہوئی۔ایسے اردوطلبہ بہت کم ہیں،جنھوں نے اس کم عمری میں شعرگوئی خصوصاً رباعی کہنے کی جرأت کی ہو۔انھوں نے اپنی رباعیات کے کئی مجموعے شائع کئے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

۱۔	چکنے پات	مجموعہ رباعیات	۲۰۰۵ء
۲۔	چارمحراب	”	۲۰۱۰ء
۳۔	ٹافیاں	”	۲۰۱۳ء

ان کے مجموعہ رباعیات ”چکنے پات“ پر ساہتیہ اکادمی ،دہلی، نے انھیں گرانقدر انعام سے بھی نوازا ہے۔دو کتابوں کے مرتب بھی ہیں۔مزید اُردو رباعیوں کے مجموعے اور حافظؔ وغالبؔ کی فارسی رباعیات کے منظوم اردو تر جمے ترتیب پا چکے ہیں اور اشاعت کے منتظر ہیں۔اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ماشاءاللہ عہد حاضر کے نو جوان اردو شعراء میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ انھیں دنیائے شعروادب میں اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی توفیق دے تا کہ یہ اپنے اہل خاندان، اہل شہر اور اپنے اساتذہ کا نام روشن کر سکیں! آمین۔

میری دلی تمنا ہے کہ انھیں اپنے ارادوں اور مقاصد میں نمایاں کامیابی حاصل ہو۔

(۱۵/اکتوبر ۲۰۱۷ء)

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱)

غالبؔ آزادۂ موحّد کیشم
بر پاکیِٔ خویشتن گواہِ خویشم
گفتی بہ سخن برفتگان کس نرسد
از باز پسین نکتہ گذاران پیشم

۞۞۞

غالبؔ ! میں موحّد بھی ہوں آزاد بھی ہوں
اور پاکیِ کردار پہ خود شاد بھی ہوں
اگلوں کی سخنوری کو نہ پہنچا کوئی
کیوں کہتے ہو؟ تم دیکھو خدا داد بھی ہوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲)

غالبؔ بہ گہر ز دودۂ زادشمم
زان رو بہ صفائی دمِ تیغ ست دمم
چون رفت سپہبدی زدمِ چنگ بہ شعر
شد تیر شکستۂ نیاگان قلمم

۞۞۞

غالبؔ نسلاً ہوں میں بہزادِ شَمم
یوں ہی نہیں فن میں مرے تلوار کا دم
شاعر ہوا میں جب سے سپہگیری گئی
پرکھوں کا ہے ناوکِ شکستہ یہ قلم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳)

شرط ست کہ بہر ضبط آداب و رسوم
خیزد بعد از نبی امامِ معصوم
ز اجماع چہ گوئی بہ علیؓ باز گرائے
مَہ جائے نشین مہر باشد نہ نجوم

۞۞۞

ہے شرط برائے ضبطِ آداب و رسوم
آتے ہیں نبی کے بعد امامِ معصوم
کثرت سے الگ رخ ہو علیؓ کی جانب
سورج کی جگہ چاند ہو نَے نجم و نجوم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴)

راہے ست ز عبد تا حضور اللہ
خواہی تو دراز گیر، و خواہی کوتاہ
این کوثر و طوبیٰ کہ نشانہا دارد
سرچشمہ و سایہ ایست در نیمۂ راہ

❁❁❁

بندے کے لیے ہے راستہ اک تا اللہ
وہ راہ طویل تر ہو یا کوتاہ
یہ کوثر و طوبیٰ تو ہیں رستے کے نشاں
ہو چشمہ و سایہ کوئی جیسے در راہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵)

شرط ست بدہر در مظفر گشتن
اسبابِ دلاوری میسّر گشتن
جامے ز شرابِ ارغوانی باید
آن را کہ بود ہوائے خاور گشتن

❁❁❁

دنیا میں جِسے بھی ہو مظفّر ہونا
اسبابِ دلاوری میسّر ہونا
وہ جامِ شرابِ ارغوانی پی لے
جو چاہتا ہے وقت کا خاور ہونا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٦)

سائل ز گدا بجز ملامت نبرد
مرگ از عاشق بجز ندامت نبرد
از سینۂ من کہ قلزمِ خونِ دل است
جز تیر تو کس جان بہ سلامت نبرد

۞۞۞

سایل نہ دے سایل کو ملامت کے سوا
عاشق سے نہ لے موت ندامت کے سوا
سینہ ہے سمندر مرا خونِ دل سے
سب ڈوبے ترے تیرِ سلامت کے سوا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷)

ہر چند کہ زشت و نا سزائیم ہمہ
در عہدۂ رحمت خدائیم ہمہ
در جلوہ دہد چنان کہ مائیم ہمہ
شایستۂ نفت و بوریائیم ہمہ

❁❁❁

ہر چند گنہ گار و خطا کار ہیں ہم
پھر بھی تری رحمت کے طلب گار ہیں ہم
فطرت جو ہماری کرے اللہ عیاں
شعلوں میں جلانے کے سزاوار ہیں ہم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸)

آن مرد کہ زن گرفت دانا نبود
از غصّہ فراغتش ہمانا نبود
دارد بجہان خانہ وزن نیست درد
نازم بہ خدا چرا توانا نبود

۞۞۞

کی شادی تو ہو صاحبِ قسمت کیسے
غصّے سے ملے اسے فراغت کیسے
اللہ کے گھر میں کوئی گھر والی نہیں
پھر جمع ہو پاس اس کے نہ طاقت کیسے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹)

آن را کہ عطیّہٗ ازل در نظر ست
ہرچند، بلا بیش ، طرب بیشتر ست
فرق ست میان من صنعان در کفر
بخشش دگر، و مزدِ عبادت دگر ست

۞۞۞

انساں کے لیے رب کی سخاوت ہے اور
آلام کی دنیا میں مسرت ہے اور
میرے اور کفرِ صنعاں میں ہے فرق
بخشش ہے جدا اجرِ عبادت ہے اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰)

آن خستہ کہ در نظر بجز یارش نیست
باسود و زیانِ خویشتن کارش نیست
طالب ز طلب ، رہینِ آثارش نیست
ہر چند حنا برگ دہد بارش نیست

❁❁❁

محبوب سے ہٹتی نہیں عاشق کی نظر
ہے نفع و ضرر کی نہیں کچھ اس کو خبر
طالب کو غرض اپنے ہی مطلوب سے ہے
ہے برگ حنا فقط ، نہیں اس میں ثمر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۱)

چرگر کہ ز زخمۂ زخم ، بر چنگ زند
پیداست کہ از بہرچہ اہنگ زند
در پردۂ ناخوشی ، خوشی پنہان ست
گازر نہ زخشم جامہ برسنگ زند

۞۞۞

مضراب سے ہیں تار تو لرزاں بیشک
آہنگ میں رکھتے ہیں مسرت کی دھمک
ہر رنج کے پردے میں خوشی ہے پنہاں
دھوبی جامے کو پٹک کے دیتا ہے چمک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۲)

باد ست غم آن باد، کہ حاصل ببرد
آب ِ رخِ ہوش مند و غافل ببرد
بگزاشتہ ام خمے ز صہبا بہ پسر
کش اندۂ مرگِ پدر از دل ببرد

❁❁❁

غم حاصلِ ہستی کو اڑا دیتا ہے
داناؤں کو مٹّی میں ملادیتا ہے
بیٹے کے لیے فقط خمِ صہبا چھوڑا
غم مرگِ پدر کا جو مٹا دیتا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۳)

گیرم کہ ز دہرِ رسمِ غم برخیزد
غم ہاے گزشتہ چون بہم برخیزد
مشکل کہ دہند داد ناکامیِ ما
ہرچند کہ فرجامِ ستم برخیزد

❁❁❁

دنیا سے اگر رسمِ ستم اٹھ جائے
ممکن نہیں جو آچکا وہ غم اٹھ جائے
انصاف کو ترسے گی مری ناکامی
بھر جائے بھی ہر زخم، الم اٹھ جائے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۴)

جانیست مرا، زغم شمارے دروے
اندیشہ فشاند خار زارے دروے
ہر پارۂ دل کہ ریزد از دیدۂ من
پابندِ نفس ریزہ چو خارے دروے

❁❁❁

کرتی ہے مری روح مرے غم کا شمار
کانٹے ہی تو بوتے رہے میرے افکار
جو اشک ٹپکتے ہیں زمیں پر ان میں
ٹکڑے ملے سانسوں کے مری مثل خار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۵)

بردل از دیدہ فتحِ باب ست این خواب
بارانِ اُمید را سحاب ست این خواب
زنہار گماں مبر کہ خواب ست این خواب
تعبیرِ ولاے بوتراب ست ایں خواب

۞۞۞

یہ خواب ہے پیغامِ خوشی کی تنویر
یہ خواب تو ارماں کی ہے دلکش تصویر
ہرگز نہ یہ سمجھو کہ ہے یہ خواب فقط
یہ خواب ہے محبتِ علیؓ کی تعبیر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱٦)

بینائی چشمِ مہر و ماہ ست این خواب
پیرایۂ پیکر نگاہ ست این خواب
برصحت ذاتِ شہ گواہ ست این خواب
بیداریِ بخت بادشاہ ست این خواب

❁❁❁

مہر و مہ و انجم کی ہے بینائی خواب
کیف و طرب و جاہ کی شہنائی خواب
یہ خواب تو ہے شاہ کی صحّت کا گواہ
ہے شاہ کی تقدیر کی انگڑائی خواب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۷)

این خواب کہ روشناسِ روزش گویند
چون صبح مراد، دل فروزش گویند
زان رو کہ بروز دیدہ خسرو چہ عجب
گر خسرو ملکِ نیم روزش گویند

❁❁❁

آنکھوں میں رہے جلوہ نما روز یہ خواب
وہ دیکھیں سدا کیف فزا روز یہ خواب
سب خسروِ مُلکِ نیمروز ان کو کہیں
شہ کے لیے ہو دن کی عطا روز یہ خواب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۸)

خوابے کہ فروغِ دین از و جلوہ گرست
در روز نصیب شاہِ روشن گہرست
پیدا ست کہ دیدن چنین خواب بروز
تعجیلِ نتیجۂ دعائے سحر ست

۞۞۞

جو خواب دکھاتا ہو ترقی کی ڈگر
وہ خواب مبارک ہے وہ روز آئے نظر
خوش بختیِ شہ دن کا یہ خواب بنے
جلد آئے گا سامنے دعاؤں کا اثر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۹)

خوابے کہ بود نشانِ بخت فیروز
دید ست بروز شاہ گیتی افروز
فیضِ دمِ صبح تاچہ بالیدن داشت
کز صبح بشہ رسید در نیمۂ روز

۞۞۞

وہ خواب تو ہے نشانِ بختِ فیروز
دن میں جسے دیکھیں شہِ گیتی افروز
ہے صبح کا یہ فیض کہ بڑھتا ہی گیا
اور پہنچا حضورِ شہ در نیمۂ روز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۰)

شاہا ! ہر چند وایہ جوئے آمدہ ام
دانی کہ چہ مایہ نغز گوے آمدہ ام
رنگم کہ بہار را بروے آمدہ ام
آبم کہ محیط را بجوے آمدہ ام

۞۞۞

اے شاہ گدا بن کے یہاں آیا ہوں
خوش گو ہوں میں سوغاتِ سخن لایا ہوں
ہوں رنگ، رخِ فصلِ بہاراں کے لیے
میں آب ہوں ہر بحر کا سرمایا ہوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۱)

در سینہ ز غم زخم سنانے دارم
چشم و دل خونابہ فشانے دارم
دانی کہ مرا چون تو نمی باید ہیچ
اے فارغ از ان کہ جسم و جانے دارم

۞۞۞

غم سینے میں ہے زخمِ سناں کی صورت
دل دیدۂ خوں تا بہ فشاں کی صورت
تو سوچ کہ ہے مجھ کو ضرورت تیری
ہے میرا وجود جسم و جاں کی صورت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۲)

شاہیم زبانہ افسر، و داغ اورنگ
دارم بہ بحر و بر ز وحشت آہنگ
مرجان دورویم زارّہ پشتِ نہنگ
برکوہ زنیم سکّہ از داغِ پلنگ

❁❁❁

ہے شعلۂ آتش مرا تاجِ اورنگ
خشکی و تری ہے مری وحشت کا رنگ
مرجان کو کاٹے ارّہ پشتِ نہنگ
سکّہ ہے بیاباں میں مرا داغِ پلنگ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۳)

قانع نیم، ار بہشت نیزم بخشند
از بخشش خاص تاچہ چیزم بخشند
امید کہ صرفِ رونمائی تو شود
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

❁❁❁

قانع نہیں ہوں گا جو عطا ہو جنّت
مجھ کو ہے یہاں خاص عطا کی حاجت
کھو جائے گی دیدار میں تیرے امید
وہ جان قیامت میں جو دے گی رحمت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۴)

اوراست ، اگر ہزار چیزم بخشد
اوراست ، اگر بہشت نیزم بخشد
بردوست فدا کنم بصد گونہ نشاط
جانے کہ بروز رستخیزم بخشد

❁❁❁

ہر چیز اس کی ہے اگر وہ بخشے
اس کا ہی جناں بھی ہے اگر وہ بخشے
محبوب پہ سوخوشی سے میں کردوں نثار
محشر کی جو زندگی ہے اگر وہ بخشے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۵)

یارب ! سودے بروزگاران مارا
وجہ گل و مل بنو بہاران مارا
صرفِ نمک و جو، چہ قدر خواہد شد
گنجینۂ این صومعہ داران مارا

۞۞۞

دنیا میں ہو وہ فایدہ حاصل مولا
بن جائے سبب مجھے وہ گل اور مل کا
نان اور نمک کھانے میں کیا ہوگا خرچ
سرمایہ زاہدوں کا مجھے کردے عطا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۶)

آنم کہ بہ پیمانۂ من ساقیِ دہر
ریزد ہمہ درد، ودر و تلخابۂ زہر
بگزر، ز سعادت و نحوست کہ مرا
ناہید بہ غمزہ کشت و مریخ بہ قہر

۞۞۞

پیمانے کو میرے یہ کیا ساقیِ دہر
ہر درد سے بھر ڈالا مزید اس میں زہر
نظروں میں مری نحس ہے کچھ اور نہ سعد
ناہید کا غمزہ مِلا مریخ کا قہر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۷)

یارب! بہ جہانیان دلِ خرّم دہ
در دعویٰ جنت آشتی باہم دہ
شدّاد پسر نداشت باغش از تست
آن مسکنِ آدم بہ بنی آدم دہ

❁❁❁

ہر طالبِ دنیا کو دلِ خرّم دے
ہر جنتی کو آشتی باہم دے
شداد تھا لاولد اور باغ ترا
اس مسکنِ آدم کو بنی آدم دے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۸)

روے تو بہ آفتاب تابان ماند
خوے تو بہ سیل در بیابان ماند
زین گونہ ، کہ تارو مار باشد گوئی
زلف تو بما خانہ خرابان ماند

❁❁❁

چہرہ ترا سورج کی طرح تاباں ہے
سیلاب صفت خو تجھ میں پنہاں ہے
ہے زلفِ سیہ تیری یا مارِ سیاہ
ہم خانہ خرابوں کی خطر میں جاں ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۲۹)

خوش تر بود آبِ سوہنؔ از قند و نبات
باوے چہ سخن ، زنیل وجیحون و فرات
این پارۂ عالمے کہ ہندش نامند
گوئی ظلمات ، وسوہن ست آبِ حیات

❁❁❁

پانی لگے سوہنؔ کا مجھے قند و نبات
کیا سامنے اس کے نیل وجیحون وفرات
دنیا کا وہ خطّہ جسے کہتے ہیں ہند
ظلمات میں سوہن ہے مگر آب حیات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۰)

در عہد تو و من ست در ہفت اقلیم
برخاستنِ امید و خون گشتنِ بیم
از جلوہ چہ ماند تا بسازند بہشت
از شعلہ چہ ماند تابتا بند جحیم

۞۞۞

اس دور میں تو خواب ہیں درہفت اقلیم
کیسے بھلائیں نظر امید و بیم
گم جلوے ہیں کیا خلد کی آرائش ہو
ہیں شعلے ہی جب سرد، ہوکیا گرم جحیم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۱)

گر پرورش مہر نہ زان دل بودے
در دہر ، شیوع مہر مشکل بودے
در صدقِ ز جملۂ رسائل بودے
بسم اللہ آن رسالۂ بسمل بودے

۞۞۞

گھائل نہ اگر عشق میں یہ دل ہوتا
اظہارِ وفا دہر میں مشکل ہوتا
سچائی میں ہر فوج اسی کی تو ہے
بسم اللہ بھی تو لشکرِ بسمل ہوتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۲)

غالبؔ ! روشِ مردمِ آزاد جداست

رفتارِ اسیرانِ رہ ، وزاد جداست

ما ترکِ مراد را ، اِرَم می دانم

وان باغچۂ ضبطِ شداد جداست

۞۞۞

غالبؔ ہر اک انساں کی روش ہے آزاد

رفتارِ مسافر سے ہے رستہ آباد

ہر ترکِ تمنّا کو سمجھتے ہیں خلد

وہ باغ کہ محروم ہے جس سے شدّاد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۳)

منصور ، غمش ز نکتہ چینان، چہ بود
در راست ، خطر زہم نشینان ، چہ بود
چون عاقبت یگانہ بینان دار ست
دریاب کہ انجامِ دو بینان، چہ بود

❁❁❁

منصور کو کیا روکے گی ناقد کی ادا
حق گو کوئی کب راہ صداقت پہ ڈرا
توحید پرستوں کی سزا دار ہے جب
تم سمجھو کہ کیا ہوتی ہے مشرک کی سزا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۴)

ہرکس ز حقیقت خبرے داشتہ است
برخاک رہ عجز سرے داشتہ است
زاہد ز خدا، اِرَم بدعویٰ طلبد
شداد ہما ناپسرے داشتہ است

❁❁❁

جو شخص حقیقت سے ہے اپنی آگاہ
چُن لیتا ہے وہ عاجزی و حلم کی راہ
زاہد تو عبادت کے عوض مانگے خُلد
گویا وہ پسر ہوگیا شدّاد کا آہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۵)

بسمل کہ سخن طراز ، مہر آئین ست
ازرش دہ آن، و مایہ بخش این ست
او بادشہ ست، گر سخن اقلیم ست
او پیش رَو ست ، گر محبت دین ست

۞۞۞

آئین بناتا ہے وفا کا بسمل
قیمت بھی ادا کرتا ہے اس کا ہی دل
وہ شاہ ہے گر شعر و سخن ہے اقلیم
رہبر ہے وہی دینِ متیں کے قابل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۶)

کشتی از موج سوئے ساحل برود
رَہ رَہ از جادہ تا بمنزل برود
خود شکوہ دلیل رفعِ آزار بس است
آید بزبان ، ہرانچہ، از دل برود

❁❁❁

موجوں سے سفینہ چلے ساحل کی طرف
رخ ہوتا ہے رہگیر کا منزل کی طرف
تکلیف تو ہوتی ہے شکایات سے دور
ہونٹوں کی صدا جاتی ہے کب دل کی طرف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۷)

در عشق بود عرضِ تمنّا مشکل
کاینجا ست نفس غرقہ بخونابۂ دل
در بادیۂ فتادہ راہم کہ دروست
پاہا ز گداز زہرۂ خاک بہ گِل

❁❁❁

ہے عشق میں اظہارِ تمنّا مشکل
ہے غرق یہاں جان بہ خونابۂ دل
اس دشت سے جاتی ہے مری راہ جہاں
پانی ہے کلیجہ خاک کا ہے پانو کو گِل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۸)

نَے کشتۂ زخم ناوک و شمشیرم
نے خستۂ ناخنِ پلنگ وشیرم
لب می گزم، و خون بزبان می لیسم
خون می خورم و ز زندگانی سیرم

۞۞۞

ہوں تیر کا گھائل نہ شکارِ شمشیر
زخمی نہ کرپائے مجھے ببر یا شیر
خوں چاٹتا ہوں کاٹ کے خود لب اپنے
پیتا ہوں لہو اور ہوں جینے سے سیر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۳۹)

آن کز اثرِ طمع نشانش آرند
گر خود بہوائے استخوانش آرند
گر پردگیِ قلم رَو بال ہماست
چون سایہ بخاک موکشانش آرند

❁❁❁

انسان کو جب حرص سزا دیتی ہے
اک ہڈی کا محتاج بنادیتی ہے
پرواز ہو شاہین کے مانند نہ کیوں اس کی
پل بھر میں اسے دھول چٹادیتی ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۰)

اَے آن کہ دہی مایہ کم و خواہش بیش
آن روز کہ وقت باز پرس آید پیش
بگزار مرا کہ من خیالے دارم
باحسرت عیش ہائے ناکردۂ خویش

۞۞۞

سرمایہ ملا کم تو زیادہ خواہش
جس دن مرے اعمال کی ہوگی پرسش
کرنا نہ کھٹن مجھ سے سوالات وہاں
ناکردہ گناہوں کی ہی دینا بخشش

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۱)

غالبؔ ! غمِ روزگار ، ناکامم کشت
از تنگیِ دل بحلقۂ دامم کشت
ہم غیرت سر بزرگی خاصم سوخت
ہم رشک نشاط مندی عامم کشت

۞۞۞

غالبؔ مجھے آرام نے ناکام کیا
حالات کی گردش نے تہِ دام کیا
کچھ لوگوں کی شہرت کے حسد نے پھونکا
کچھ رشکِ طرب نے مجھے بدنام کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۲)

غالبؔ ! بہ سخن گرچہ کست ہمسر نیست
از نشۂ ہوش ہیچت اندر سر نیست
مَے خواہی و مفت و نغز و انگہ بسیار
این بادہ فروش ساقیِ کوثر نیست

❁❁❁

غالبؔ ترے فن کا کوئی ہمسر تو نہیں
نشّہ میں خودی کے ہے تو خودسر تو نہیں
کیوں بادۂ خوش مفت میں زیادہ چاہے
مے خانے کا مُغ ساقیِ کوثر تو نہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۳)

گردیدن ، زاہدان ، بجنّت گستاخ
دین دست درازی بہ ثمر شاخ بشاخ
چون نیک نظر کنی زورئے تشبیہ
مانند بہ بہایم و علف زار فراخ

❁❁❁

جنت میں نظر آتے ہیں زاہد گستاخ
پھل پھول سے کر دیتے ہیں خالی ہر شاخ
ان پر جو نظر ڈالو تو ہوگا معلوم
چوپائے چریں جیسے علف زار فراخ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۴)

تا موکبِ شہر یار زین راہ گزشت
فرقم بہ فلک رسید و از ماہ گزشت
گردید ، رہ کعبہ، رہِ خانۂ من
زین راہ ، کزین راہ شہنشاہ گزشت

❁❁❁

کوچے سے مرے خسروِ ذیجاہ گیا
سر ہوکے بلند اپنا سوئے ماہ گیا
رستہ مرے گھر کا ہوا کعبے کی راہ
اے دل اسی رستے سے شہنشاہ گیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۵)

آن را کہ بود درستیٔ در فرجام
ہم محرم خاص آید وہم مرجع عام
آسان نبود کشاکش پاس قبول
زنہار نگردی بہ نکوی بدنام

۞۞۞

نیکی ہی ہوا کرتی ہے جس کا فرجام
حلقے میں لیے رہتے ہیں ہر خاص و عام
آساں نہیں جھیلنا شہرت کی تپش
کردیں نہ کہیں نیکیاں اتنا بدنام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۶)

زین رنگ کہ درگلشنِ احباب دمید
پژمرد ، گل و لالہ، شاداب دمید
در کلبۂ اقبال ترقی طلبان
گر مہر فرو نشست مہتاب دمید

❁❁❁

گلزار سخن میں گلِ شاداب آیا
مرجھائی کلی ، غنچۂ کمیاب آیا
خواہاں جو ترقی کے تھے ان کے گھر میں
جب ڈوب گیا شمس تو مہتاب آیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۷)

چون دُرد ، تہِ پیالہ باقیست ہنوز
شادم کہ بہارِ لالہ باقیست ہنوز
در کیش توکّل، غمِ فردا کفرست
یک روزہ مے دوسالہ باقیست ہنوز

❁❁❁

تلچھٹ جو تہِ پیالہ باقی ہے ابھی
ہوں شاد، بہارِ لالہ باقی ہے ابھی
ہے کفر توکّل میں یہ فردا کی کفر
تھوڑی سی مئے دوسالہ باقی ہے ابھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۸)

در عالمِ بے زری کہ تلخ ست حیات
طاعت نتوان کرد بامید نجات
اے کاش ! زحق اشارت صوم وصلوٰۃ
بودے بوجود مال چوں حج و زکوٰۃ

❁❁❁

ہوتی ہے غریبی میں بڑی تلخ حیات
مشکل ہے عبادت بھی بہ امید نجات
حج کے لیے ہے شرط جو ہونا زردار
اے کاش کہ ہوتی وہ پئے صوم وصلوٰۃ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۴۹)

غالبؔ غمِ روزگار و بارش نہ کشد
وز حورِ بہشت انتظارش نہ کشد
دارد تن و تن ز درد و زارش نہ کند
دارد، دل و دل بہیچ کارش نہ کشد

❁❁❁

غالبؔ غمِ ہستی نہیں سر پر ڈھوتا
حوروں کی ہوس میں نہیں مضطر ہوتا
کمزور نہیں کرتا اسے جسم کا درد
دل رکھتا ہے، جو دل میں نہیں غم بوتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۰)

وقت ست کہ آسمان موجہّ نازد
مہر آینۂ پیش رخ نہد، مہ نازد
این خود شرف دگر بود نیست عجب
گر مہر بپا بوس شہنشہ نازد

❁❁❁

خوش بختی کہو چرخ اگر ناز کرے
نازاں جو ہو سورج تو قمر ناز کرے
سورج کے لیے بات شرف کی ہوگی
چومے قدمِ شہ کو تو سرناز کرے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۱)

ہر چند زمانہ مجمعِ جہّال ست
در جہل، نہ حال شان ، بیک منوال ست
گودَن ہمہ ، لیک از یکے تا دگرے
فرقِ خرِ عیسیٰ و خرِ دجّال ست

۞۞۞

ہر چند کہ یہ دور ہے دورِ جہّال
لیکن نہیں اک جیسے سبھی کے افعال
جاہل ہیں بہت ، ان میں مگر فرق بھی ہے
جیسے خرِ عیسیٰ و دگر با دجّال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۲)

مارا نبود رُخے بدین سان کہ ترا ست
پاکیزہ تنی بخوئی جان کہ تراست
گفتی کہ زہیچ فتنہ پروا نہ کنم
آہ از غم چشمِ بد خواہان کہ تراست

❁❁❁

رخ میرا تو ہرگز نہیں تیرے جیسا
جسم و جاں بھی نہیں کچھ پاکیزہ
کہتا ہے کسی فتنے کی پروا ہی نہیں
غم ہے کہ ہدف ہوا تو بدخواہوں کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۳)

تا مَے کشؔ و جوہرؔ دو سخنور داریم
شانِ دگر و شوکت دیگر داریم
درمَے کدہ پیریم کہ مَیکش از ماست
در معرکۂ تیغم کہ جوہر داریم

۞۞۞

جب مَے کشؔ و جوہرؔ ہیں سخنور میرے
کیوں شان پہ نازاں نہ ہوں تیور میرے
میکش نے بنایا ہے مجھے پیرِ مغاں
ہو معرکہ جب تو کھلیں جوہر میرے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۴)

دستم بہ کلید مخزنے می بایست
در بود تہی بدامنے می بایست
باہیچ گہیم بہ کس نیفتادے کار
یا خود بزمانہ چون منے می بایست

❁❁❁

ہاتھوں میں مرے ہوتی کلیدِ مخزن
کچھ تو ہوتا جو تہی تھا دامن
کرتا وہ کمالوں کی مرے قدر ضرور
ہوتا جو کوئی دیدہ ور استادِ زمن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۵)

ہستم زمےَ اُمید سرمست و بس است
دارم سر این کلاوہ در دست وبس است
گر ارزشِ لطف و کرمے نیست مباش
استحقاقِ ترحّمے ہست و بس است

❁❁❁

امید کی مے کا ہی اثر ہے کافی
ہاتھوں میں مرے ڈور کا سر ہے کافی
لطف و کرمِ یار نہیں ہے بھی تو کیا
ہوں مستحقِ کرم اگر ، ہے کافی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۶)

گر گرد ز گنج، گہرے برخیزد
مپسند کہ دود از جگرے برخیزد
منّت نتوان نہاد برگد یہ گران
بنشیں کہ بخدمت دگرے برخیزد

❁❁❁

کیا غم ہے اتر جائے جو عشرت کا خمار
ہاں دیکھ نہ نکلے کسی سینے سے شرار
سایل کو کبھی دے کے نہ احسان جتا
آرام سے بیٹھ ، دوسرے ہیں تیّار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۷)

زان دوست کہ جان قالب مہر و وفا ست
گر دیر رسد ، پاسخ مکتوب روا ست
زان اشک کہ ریخت دیدہ ہنگام رقم
فی الجملہ نورد نامہ دشوار کشاست

۞۞۞

وہ دوست جو ہے جانِ اخلاص و وفا
غم کیا ہے جو تاخیر سے خط اس کا ملا
چپکی ہوئی تہہ اُس کی جو مشکل سے کھُلی
سمجھو کہ ہے لکھتے ہوئے آنسو بھی بہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۸)

اے دوست ! بسوے این فرو ماندہ بیا
از کوچۂ غیر راہ گرد اندہ بیا
گفتی کہ مرا مخوان کہ من مرگ توام
برگفتۂ خویش باش و ناخواندہ بیا

❁❁❁

فرقت میں تری میں ہوں پریشاں آجا
غیروں کی گلی سے ہوکے پنہاں آجا
تھا حکم کہ مت بلا مجھے ہوں موت تری
رہ اپنے کہے پہ ، کرنے احساں آجا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۵۹)

اے آن کہ ہما اسیر دامت باشد
صاف مَے خسروی بجا مت باشد
تسبیح بہر اسم الٰہی کہ بود
آغاز ز ابتدائے نامت باشد

۞۞۞

اے وہ کہ ہما تیرے تہِ دام رہے
لبریز مئے شاہی ترا جام رہے
تسبیح میں جس اسم الٰہی سے پڑھوں
آغاز میں ہی لب پہ ترا نام رہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٦٠)

شام آمد و رفت سر ، بپا بوسِ خیال
بر تخت شہی نشست کاؤسِ خیال
از گردش گونہ گونہ اشکالِ نجوم
گردید، دماغِ دہر، فانوسِ خیال

۞۞۞

شام آتے ہی سراپائے تخیل پہ جھکا
اور شاہِ خیال آ کے ہوا جلوہ نما
گردش سے ستاروں کی عجب شکلیں بنیں
دنیا کا دماغ اس کا ہی فانوس بنا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٦١)

تا کے رَمَدم شفق ترا شد از چشم
ہر دم مژہ خون بہ روے پاشد از چشم
قطعِ نظر از چشم دلے نیزم ہست
بینید کہ خَستہ تر نباشد از چشم

❁❁❁

آنکھوں سے جو بہتا ہے شفق رنگ آنسو
پلکوں کے ہے چھڑکاؤ سے چہرے پہ لہو
چھوڑ آنکھوں کو سینے میں مرے دل بھی ہے
دیکھ اب اسے گھایل نہ کہیں کر دے تو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۶۲)

بر قولِ تو اعتماد نتوان کردن
خود را بگزاف شاد نتوان کردن
از کثرتِ وعدہ ہاے پَے درپَے تو
یک وعدہ درست یاد نتوان کردن

۞۞۞

ہر بات پہ اعتماد نہیں کرسکتا
ان ڈینگوں سے دل شاد نہیں کرسکتا
کثرت سے ترے وعدۂ پیہم کو میں
اک وعدہ بھی تو یاد نہیں کرسکتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٦٣)

گر در طلب دوست بود پاے تو سُست ـــــ غمگین مشو

ور خود باشی بہ جستجو تو چابک و چُست ـــــ مغرور مشو

اخلاص بہ نسبت ست و نسبت ازلی ست ـــــ چو شبنم و مہر

گر جذبہ قوی فتاد و پیوندِ درست ـــــ بیخودی رو

❁❁❁

ہو پانو اگر جستجوئے یار میں سست ـــــ غمگین نہ ہو

مایوس نہ ہو اور ہو چاق و چُست ـــــ مغرور نہ ہو

اخلاص ہے نسبت سے ازلی ہے یہ ـــــ مثلِ تر و خشک

مضبوط ہے جو عہد تو رشتہ ہے درست ـــــ بیباک رہو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۶۴)

شب چیست؟ سوید اے دلِ اہلِ کمال
سرمایہ دہِ حسن بزلف و خط و خال
معراج نبی بشب ازان بود کہ نیست
وقتے شائستہ تر ز شب بہرِ وصال

۞۞۞

شب کیا ہے سوید اے دلِ اہلِ کمال
ہیں معتبر اس سے ہی خط و زلف و خال
”معراج نبیؐ“ کا ہے شرف اس کا نصیب
بہتر نہیں شب سے تو کوئی وقتِ وصال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٦٥)

ہر چند شبے کہ میہمانش کردم
بر خویش بہ لا بہ مہر بانش کردم
آہ! از دل ہیچ گہ میا سائے کہ من
در وصل کہ خویش بدگمانش کردم

❁❁❁

جس رات کہ میں نے اسے مہمان کیا
خوش خلقی سے ہر مرحلہ آسان کیا
آہ اس دلِ بیتاب نے ہنگامِ وصال
کیا کیا نہ غلط فہمی کا سامان کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(٦٦)

در کلبۂ من اگر غبارے بینی
پیچیدہ بخویش ہم چو مارے بینی
تنگ ست چنان کہ دایم از صحن سرا
از جرم فلک ستارہ وارے بینی

۞۞۞

دیکھو گے اگر گھر میں مرے اٹھتا غبار
سمجھو گے کہ ہے پیچ کھاتا کوئی مار
ہے تنگ مکاں اتنا کہ آنگن سے اگر
دیکھو تو نظر آئے ستارہ وار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۶۷)

ہر چند تو ان بے سرو سامان بودن
بازیچۂ خوے زشت نتوان بودن
باللہ ! کہ ز دشنہ بر جگر سخت ترست
از کردۂ خویشتن پشیمان بودن

۞۞۞

ممکن ہے یاں بے سرو ساماں ہونا
ہرگز نہ قریبِ بد خصالاں ہونا
واللہ کلیجے پہ ہے خنجر سے سخت
اپنے ہی کیے پہ خود بشیماں ہونا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۶۸)

بازی خورِ روزگار بودم ہمہ عمر
از بخت امیدوار بودم ہمہ عمر
بے مایہ بفکر سود ماندم ہمہ جا
بے وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر

۞۞۞

میں زیست کے ہاتھوں کا کھلونا ہی رہا
قسمت سے تھی امید، نہ کی اس نے وفا
تھی فکر مجھے نفع کی پونجی کے بغیر
تا زندگی بے وعدہ ہی انتظار کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۶۹)

باید کہ دلت از غصّہ درہم نشود
از رفتن زر، دستخوش غم نشود
این سیم و زرست خواجہ این سیم و زرست
غم نیست کہ ہر چند خوری کم نشود

❁❁❁

غصّے سے سکوں کو کوئی برہم نہ کرے
ہو جائے وہ مفلس بھی اگر غم نہ کرے
دولت ہے مرے دوست یہ سیم و زر ہے
یہ غم ہے، جو کھانے پہ بھی کچھ کم نہ کرے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۰)

اے کردہ بہ آرایش گفتار بسیچ
در زلفِ سخن کشودہ راہ خم و پیچ
عالم کہ تو چیز دیگرش می دانی
ذاتیست ، بسیط ، منبسط دیگر ہیچ

۞۞۞

آرایشِ گفتار ہوئی جس کا بسیچ
کیا جانے وہ کیا زلفِ سخن کے ہیں خم و پیچ
دنیا کو سمجھ بیٹھا وہ کیوں دوسری چیز
اک ذاتِ حقیقی ہے ، دگر سب کچھ ہیچ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۱)

داری چہ ہراس جانستانی از مرگ
می جوئی حیاتِ جاودانی از مرگ
از سوز حرارتِ غریزی داغم
ناساز ترست زندگانی از مرگ

❁❁❁

تم موت کی تلخی سے کبھی بھی نہ ڈرو
اَخُذ اس سے حیاتِ جاودانی ہی کرو
ہوں میں حرارتِ غریزی سے تپاں
جینا ہے اگر موت سے بدتر تو مرو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۲)

دانیم کہ آئین شکایت نہ نکوست
مارا سخن از مرگ خود و صورت اوست
دانست و نیامد و نپرسید و ندید
ہم خستۂ دشمنیم و ہم کشتۂ دوست

❁❁❁

میں جانتا ہوں شکوہ بہت ہی ہے برا
کیا ذکر ہو اس موت کی صورت کا بھلا
سب کچھ تھا عیاں جس پہ مگر پوچھا نہ حال
دشمن نے دیا زخم ، اپنوں نے مارا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۳)

دارم دلِ شاد و دیدۂ بینائے
وز کرّی گوشم نبود پروائے
خوب ست کہ نشنوم زہر خود رائے
گلبانگ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعلا ئے

۞۞۞

دل خوش ہوں کہ قایم ہے مری بینائی
ہے گوشِ گراں وجہِ سکوں افزائی
مغرور کی باتوں سے ملی مجھ کو نجات
محفل سے تو اچھی ہے مری تنہائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۴)

اے کردہ بہ مہر زر فشانی تعلیم
پیدا ز کلاہ تو شکوہ دیہیم
بادا بتو فرخندہ ، زیر دانِ کریم
پروانگیِ جدید اقطاعِ قدیم

❁❁❁

کی مہر کو تونے زرفشانی تعلیم
ہے کج کلہی سے تری پیدا تعظیم
ہو سعد و مبارک جو عطا کی رب نے
تجدید نگہ داریٔ جاگیرِ قدیم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۵)

باید کہ جہانے دگر ایجاد شود
تا کلبۂ ویران من آباد شود
در عالم انبساط از من خوشتر
مطرب کہ بسوزِ دگران شاد شود

❁❁❁

اک دوسری دنیا کرے کوئی ایجاد
تا گوشۂ ویران مرا ہو آباد
اس عالمِ عشرت میں ہے مجھ سے بہتر
سوزِ دلِ سامع سے جو مطرب ہے شاد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۶)

تا چند بہنگامہ سلامت باشی
تا چند ستم کش اقامت باشی
گفتی کہ نباشد شب غم را سحرے
حیف ست کہ منکرِ قیامت باشی

۞۞۞

ہنگاموں میں کوئی ہو سلامت کب تک
ظلم و ستم و جورِ اقامت کب تک
کہتے ہو شبِ غم کی سحر ہے ہی نہیں
افسوس! یہ انکارِ قیامت کب تک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۷)

اے تیرہ زمین ، کہ بودہ بستر من
ہر خاک کہ باتست ہمہ برسرِ من
زر بہر کسان و بہر من دانہ و دام
اے مادرِ دیگران و ما دندرِ من

۞۞۞

یہ مادرِ گیتی ہے مری کیوں دشمن
ہیں خاک کے ذرّے مرے سر پر سومن
زرخیز ہے اوروں کے لیے ، بنجر مجھ کو
ممتا ہے اُدھر اور اِدھر سوتیلا پن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۸)

آن را کہ ز دست بے زری پامال ست
رسوائی نیز لازمِ احوال ست
ما خشک لبیم و خرقہ آلودہ بمئے
ساقی مگرش پیالہ از غربال ست

❁❁❁

ناداری جسے کرتی ہے پست و پامال
رہتا ہے شب و روز وہ انساں بد حال
ہیں خشک مرے ہونٹ تو دامن تر ہے
ساقی ترا پیالہ ہے کہ جامِ غربال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۷۹)

اوراقِ زمانہ در نوشتیم و گزشت
در فنِّ سخن یگانہ گشتیم و گزشت
مَے بود دوائے مایۂ پیری غالبؔ
زان نیز بہ ناکام گزشتیم و گزشت

❁❁❁

اوراق سیہ کرنا مرا کام رہا
یکتا تھا ، سخنوروں میں خوش نام رہا
غالبؔ مری پیری کی دوا تھی یہ شراب
حاصل جسے کرنے میں میں ناکام رہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۰)

عمریست کہ در خم خمارم ساقی
تاب تفِ تشنگی نیارم ساقی
بکشا سر مشک و در گلویم سردہ
سائل بکفم قدح ندارم ساقی

۞۞۞

تا عمر عناں گیرِ خماری ہی رہا
برداشتِ تشنگی سے عاری ہی رہا
ساقی سرِ مشکیزہ حلق میں رکھ دے
میں حسرتیِ سیرِ میگساری ہی رہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۱)

در تاریخ وفات

چون معتبر الدولہ بدان سیرت خوب
مستسقی مرد و شد مبرّا ز ذنوب
محبوب علی خان بجہان اسمش بود
تاریخ وفات شد ”دریغا محبوب“

۱۲۷۳ھ

۞۞۞

درتاریخ وفات

تھے معتبر الدولہ زہے سیرت خوب
استسقا سے ہوئے مصفاے عیوب
محبوب علی خاں تھا دنیا میں نام
تاریخ وفات ہے ”دریغا محبوب“

۱۲۷۳ھ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۲)

اے دادہ بباد عمر، در لہو و فسوس
زنہار مشو ز رحمتِ حق مایوس
ہشدار کز آتش جہنّم حق را
تہذیب غرض بود نہ تعذیب نفوس

❁❁❁

مانا کہ ہے تو شام و سحر وقفِ فسوس
پھر بھی نہ ہو خالق کے کرم سے مایوس
سن لو کہ جہنم میں جلانے سے غرض
بندوں کی سزا نہیں ، ہے پاکیٔ نفوس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۳)

از دیر دلم دایہ زہر در می جست
از بادۂ ناب یک دو ساغر می جست
فرزانہ مہیش داس بخشید بہ من
آبے کہ برائے خود سکندر می جست

۞۞۞

کرتا رہا میں دیر سے اس در کو تلاش
دے بادہ ہے جس کی مرے ساغر کو تلاش
فرزانہ مہیش داس نے بخشا مجھ کو
وہ آب کہ جس کی تھی سکندر کو تلاش

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۴)

در بزمِ نشاط خستگان راچہ نشاط
از عربدہ پاے بستگان راچہ نشاط
گر ابر شراب ناب بارد غالبؔ
ماجام و سبو شکستگان راچہ نشاط

❁❁❁

کیا بزم طرب سے فایدہ بدحالوں کو
پابستہ اگر یاد کرے چالوں کو
غالبؔ ہو مئے ناب کی بارش بھی تو کیا
ہم ٹوٹے ہوئے جام و سبو ولوں کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۵)

در خورِ تبر بود درختے کہ مراست
خائیدۂ آتش ست رختے کہ مراست
بے آن کہ تو بدنام شوی می کشدم
ناساز ترا ز خوئے تو بختے کہ مراست

❁❁❁

ہر خواب بہاراں کی خزاں ہے تعبیر
جل کر ہوا خاک اپنا اک اک زادِ حقیر
جیتا ہوں مگر یوں کہ تو بدنام نہ ہو
بدتر تری بدخوئی سے میری تقدیر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸٦)

یارب ! نفسِ شرارہ بیزم بخشند
یارب ! مژہ ہائے دجلہ ریزم بخشند
بے سوز غمِ عشق مبادا زنہار
جاے کہ بروز رستخیزم بخشند

❁❁❁

یارب ہو مجھے آہ شرر بار عطا
یارب ہو مجھے چشمِ گہر بار عطا
محشر میں بھی میرے لیے ہو خاص مقام
جو سوز و غمِ عشق کا ہو در بار عطا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۷)

دی ، دوست بزم بادہ ام خواند بناز
وانگہ ورق مہر بگر داند بناز
چشمِ من و عارضے کہ افروخت بے
دستِ من و دامنے کہ افشاند بناز

❁❁❁

کل یار نے محفل میں مجھے بلوایا
اور پیار محبت سے قریں بٹھلایا
جب نشّۂ مے سے چمکے چشم و عارض
دامن کھینچا ، جھٹک کے ہاتھ اٹھوایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۸)

در باغِ مرادِ ما ز بیداد تگرگ
نے نخل بجاے ماند نے شاخ نہ برگ
چون خانہ خراب ست چہ نالیم ز سیل
چون زیست و بال ست چہ ترسیم ز مرگ

۞۞۞

گلشن میں مرادوں کے ہیں اولے پڑے
ٹوٹیں شاخیں رہ نہ سکے نخل کھڑے
گھر ہی جب اجڑ گیا تو اب کیا روئیں
جو زندہ ہی درگور ہو، مرنے سے ڈرے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۸۹)

غالبؔ چوز ناسازی فرجامِ نصیب
ہم بیمِ عدو دارم و ذوقِ حبیب
تاریخِ ولادت من از عالمِ قدس
ہم ''شورشِ شوق'' آمد و ہم لفظ'' غریب''

۱۲۱۲ھ ۱۲۱۲ھ

❁❁❁

ناسازی جو غالبؔ ہے یہ ہے تیرا نصیب
ہے خوفِ عدو خواہشِ دیدار حبیب
تاریخیں ولادت کی فلک سے آئیں
اک ''شورشِ شوق''اور ہے اک لفظ''غریب''

۱۲۱۲ھ ۱۲۱۲ھ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۰)

بخشید به ثاقبؔ سخنور یزداں
فرّخ پسرے به شکلِ ماه تاباں
هم نورِ نگاه نیر رخشان ست
هم روشنیِ چشمِ شهاب الدین خان

❁❁❁

بیٹا ملا ثاقبؔ کو بفضلِ یزداں
تھا خوب رو وہ صورتِ ماہِ تاباں
جو نیّرِ رخشاں کا ہوا نورِ نظر
اور قرۃ العینینِ شہاب الدیں خاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۱)

امروز کہ روزِ عید و نو روز بود
روز فرخندہ و دل افروز بود
ہر عیش و نشاطے کہ درین روز بود
ہر روز ترا ز بختِ فیروز بود

ہے آج کا دن عید کا نوروز کا دن
مسعود و مبارک یہ دل افروز کا دن
ملتا رہے ہر عیش و نشاط دایم
ہر دن ہو تجھے قسمتِ فیروز کا دن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۲)

نازم بہ نشاط این چنین برگشتن
رمزیست نہفتہ اندرین برگشتن
سرمایۂ نازش ست و پیرایۂ حُسن
برگشتن مژگان بود این برگشتن

❁❁❁

اس واپسی کی خوشیوں پہ دل ہے قرباں
در اصل ہے اک راز بڑا اس میں نہاں
یہ واپسی تو فخر کا سرمایہ ہے
برگشتگی مژگاں ہے اس میں پنہاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۳)

خواندیم سخن ہائے محبت بسیار
راندیم سخن ہاے محبت بسیار
رفتیم آخر ز عالم و در عالم
ماندیم سخن ہاے محبت بسیار

❁❁❁

ہم نے بھی پڑھا خوب محبت کا کلام
کرتے ہی رہے بات محبت کی تمام
امید ہے چلتا ہی رہے گا تاحشر
دنیائے محبت میں ہمارا ہی نام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۴)

اے روے تو ہم چو مہر گیتی افروز
وے بخت تو در جہان ستانی فیروز
حق کردہ بہ روز نامۂ عمر تو ثبت
توقیعِ توقع ہزاران نو روز

❁❁❁

چہرہ ہے ترا کہ نیّر گیتی افروز
تقدیر جہاں گیری میں مثلِ فیروز
خوش بخت ہے تو عمر کے دفتر میں تری
خالق نے کیا درج ہزاروں نو روز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۵)

اے آنکہ بدہر نام تو شاہ رُخ ست
پیوستہ ترا بحضرت شاہ رُخ ست
نازد بتوشہ کہ باشد اندر شطرنج
امیدِ ظفر قوی چو باشاہ رُخ ست

❁❁❁

ہے نام شاہ رُخ اے صاحبِ دل
تو ہے شہِ دوراں کی نظر کی منزل
شطرنج میں ہو رخ بھی اگر شاہ کے ساتھ
شہ جیت کی رکھتا ہے امیدِ کامل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۶)

جاے کہ ستارہ شوخ چشمی ورزد
افسر افسار و کرزنِ ارزن ارزد
خورشید ز اندیشۂ جا در گردش
بر چرخ نہ بینی کہ چسان می لرزد

۞۞۞

قسمت ہی میں لکھا ہو کسی کے جو عذاب
مٹی بن جائے دانہ پانی ہو تیزاب
سورج بھی فلک پہ تھرتھراتا ہے میاں
بگڑے نہ کہیں چال کہ ہو دور خراب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۷)

در کالبدِ شہر روان باز آمد
فرمان فرمائے شہ نشان باز آمد
زین شادی و خوش دلی کہ روداد بشہر
گوئی کہ مگر شاہ جہان باز آمد

۞۞۞

پھر شہر کے قالب میں چلی آئی جاں
پھر شاہ کی آمد سے ہے پر کیف سماں
اس شہر کی خوشحالی جو دیکھی تو لگا
گویا کہ ہے لوٹ آیا یہاں شاہ جہاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۸)

زین سان کہ ہمیشہ درِ روانی مائیم
سر چشمۂ رازِ آسمانی مائیم
لختے ز دساتیر بود نامۂ ما
ساسانِ ششم بہ کار دانی مائیم

۞۞۞

اس طور سے رہتے ہیں جو شاداں پیہم
سمجھو کہ ہیں ہم راز فلک کے محرم
تحریر ہماری ہے دساتیر کا عکس
ہیں دانش و ادراک میں ساسانِ ششم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۹۹)

گویند جہانیان دورویند مگو
گر بد منکوہ ور نکویند مگو
ہر چند کہ بد زیستم و بد مردم
نیکان پس مردہ بد نگویند مگو

❁❁❁

ہرگز نہ کہو کہ ہے منافق دنیا
کیوں ذکر کرو اچھے برے لوگوں کا
ہاں! نیک جو انسان ہیں اس دنیا میں
مرنے پہ کسی کو نہیں کہتے ہیں برا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰۰)

ہر روز ، تنم ز سایہ لرزان گردد
ہر شب دلم از داغ چراغان گردد
خواہم کہ زلطف منٹ گمری صاحب
کارِ من آشفتہ بسامان گردد

❁❁❁

سائے سے بدن رہتا ہے ہر دن لرزاں
ہر رات کو اٹھتا ہے مرے دل سے دھواں
دل چاہتا ہے یہ منٹ گمری صاحب
کردیں مری دشواری و مشکل آساں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰۱)

اے پایہ بلند ساز والا جاہی
از بہر تو باد ہرچہ از حق خواہی
مہ کوکبۂ میکلوڈ! در صورتِ تست
چون مہر عیان معنی روح اللّٰہی

۞۞۞

ہے جاہ و حشم کا گھر ترا تختِ شاہی
رب سے تجھے مل جاتی ہے شے من چاہی
مہتاب سا چہرہ ہے ترا اے میکلوڈ
ہے جس سے عیاں معنیِ روح اللّٰہی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰۲)

آن کیست کہ جسمِ ملک را جان باشد
آن کیست کہ ہمسرِ سلیمان باشد
آن کیست کہ انجمنش بفرمان باشد
کس نیست مگر کلب علی خان باشد

۞۞۞

ہے کون وفادار وطن کا تجھ سا
ہے کون سلیمان کا ہم پلّہ بھلا
گردوں کے ستاروں پہ ترا حکم چلے
ہمسر نہیں اے کلبِ علی خان ترا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰۳)

حق داد بہ سیّد زپئے انعامش
فرّخ پسرے کہ واجب است اکرامش
تاریخ ولادتش بودے کم و بیش
ارشاد حسین خان کہ باشد نامش

۞۞۞

سید کو ملا رب سے بطورِ انعام
واجب ہے بہر طور پسر کا اکرام
تاریخ ولادت بھی ہے اس میں کم و بیش
ارشاد حسین خان ہے اک اچھّا نام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۰۴)

سرتا سر دہر عشر تستانِ تو باد
صد رنگ گلِ طرب بدامان تو باد
عید است و بہار خرّمی ہا دارد
جان من و صد چومن بقربانِ تو باد

۞۞۞

تیرے لیے خوشیوں کا ہو گھر سارا جہاں
گلہائے طرب سے پُر ہو تیرا داماں
یہ عید مسرت سے بھری ہے تجھ پر
سو جانیں مری جاں کی طرح ہوں قرباں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

”چار محراب“ کے حوالے سے

- ”آپ نے فکرِ سخن کے لیے ایک ایسی صنف کا انتخاب کر کے جس کے ساتھ بہت سی نزاکتیں وابستہ ہیں، خود کو ایک بڑی آزمائش سے دوچار کر لیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ خود عائد کردہ بندش آپ کی تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ایک باثر مہمیز ثابت ہوئی ہے جس کے نتیجے میں بعض ایسی رباعیاں وجود میں آ گئی ہیں جو اس صنف کے نمائندہ نمونوں میں شمار کی جا سکتی ہیں۔“

پروفیسر حنیف نقوی

- ”بہت پاکیزہ اور متاثر کرنے والی رباعیاں ہیں۔ فارسی کی روایت سے ہمیں بیش بہا دولت ملی ہے۔ آپ نے اس روایت سے اخذ و استفادے میں بڑی مہارت اور سلیقہ مندی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے مضامین بھی خوب نکالے ہیں اور ان کے اظہار میں بھی غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔“

پروفیسر شمیم حنفی

- ”جس جس ورق پر نظر پڑی لگا آپ کو اس صنفِ سخن سے واقعی لگاؤ ہے اور آپ اس صنف کی صنائع کے رموز سے واقف ہیں۔ آپ نے کئی طرح کے موضوعات پر رباعیات کہی ہیں۔ اس طرح آپ کی کہی رباعیات کا کینوس سمت نما جیسی بنا ہے۔ رباعی کا ایک بیش قیمت سرمایہ فارسی میں بھی ہے۔ آپ کی یہ کتاب یہ تاثر دیتی ہے کہ آپ نے فارسی کے رباعی ادب کو بھی پڑھا ہے۔ اسی لیے آپ کی اردو رباعی ”بے رنگ“ ہونے سے بچ گئی۔“

زبیر رضوی

Rubaiyate Ghalib
Translated by Dr. Iltefat Amjadi

arshia publications
arshiapublicationspvt@gmail.com
A for Arshia Publications
+91 9971-77-5969
www.arshiapublications.com
arshiapublicationspvt@gmail.com

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari